یومِ عبادت

اور

مسیحیت

از

اعجاز چوھدری

جاری کردہ

اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور

تاریخ اقوامِ عالم میں کوئی قوم بھی ایسی نہیں گزری جس نے پرستش اور عبادت کے لیئے کسی دن کا تعین نہ کیا ہو۔ بت پرست قومیں ستاروں۔ سیاروں اور بروج کی مناسبت سے کسی نہ کسی دن کو اس سیارے۔ ستارے یا برج سے نسبت دیتے تھے۔ اور اس دیوتا کی خوشنودی کے لیئے اس دن کو قربانی یا عبادت کا بندوبست کرتے تھے۔ جس سے ان لوگوں نے اس کو نسبت دی ہوتی تھی۔ اور یہی ان کا طریقۂ تعینِ یومِ عبادت تھا۔ مثال کے طور پر سورج کو پوجنے والی قومیں اتوار کو یومِ عبادت سمجھتی تھیں اور یہ دن قدیم الایام سے جب مہذب قوموں میں داخل ہوا۔ تو اپنی اصلیت سے انحراف بھی نہ کر سکا۔ اور SUNDAY کے نام سے مغربی اقوام کی عبادات کا یوم مخصوص ہو گیا۔

سامی النسل لوگ جب بت پرستوں کے مقابلے میں توحید کا پیغام قبول کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ تو انہوں نے اُس دن کو بھی اپنے لئے قابلِ نفرت سمجھا۔ جس میں بت پرست قومیں بتوں کے سامنے اپنے نذرانے اور قربانیاں پیش کرتی تھیں۔ اور یوں سامی النسل قوموں کی وساطت سے ایک نیا دن یعنی ہفتہ تاریخ عالم میں اُبھر آیا۔

ہفتہ کے متعلق جو منطق اختیار کی گئی۔ اس میں تخلیقِ کائنات اور ذاتِ اللہ تعالیٰ کو بطور سند پیش کیا گیا۔ اور موقف یہ اختیار کیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں ساری کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دن آرام کیا۔ لہٰذا جس دن اللہ تعالیٰ نے آرام فرمایا وہ تمام ذی روح مخلوق

کے لئے یوم آرام وعبادت ہے ۔

اس میں پہلی بات تو خدا تعالےٰ کا آرام کرنا ہی مضحکہ خیز ہے ۔ کیونکہ جب آرام کا تصور اُبھرتا ہے ۔ تو اس کے بالمقابل تھکاوٹ کا عمل ذہن میں آجاتا ہے ۔ اور تھکاوٹ اس کو محسوس ہوتی ہے ۔ جو گوشت پوست سے مزین ہو ۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہودی نقطۂ نگاہ سے بھی گوشت پوست کا انسان نہیں ۔ بلکہ ایک نور ہے ۔ لہٰذا نور کو تھکاوٹ نہیں ہوتی ہے ۔ اور پھر ایسا نور جو تمام روحوں کا خالق ہے ۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پس جب خدا کے ساتھ تھکاوٹ کا کوئی تعلق نہیں تو پھر اُس کا آرام کرنا چہ معنی دارد ۔ اور جب اس کا آرام کرنا قرینِ قیاس نہیں تو پھر اس کی مناسبت سے ایک دن کا مخصوص کرنا بھی ذہنی اختراع ہے ۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور یہ محض ایک سومری روایت ہے ۔ جو گلگامش کے شعری مجموعہ سے بائیبل میں منتقل ہو گئی ہے ۔ بقول بائیبل جب خدا تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو اپنی پسندیدہ چیز مانگنے کا حکم دیا ۔ تو انہوں نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ "حکمت" کی التجا کی تھی ۔ اور حکمت ہی ایک ایسی کسوٹی ہے ۔ جس پہ حقائق کو پرکھا جا سکتا ہے ۔ محض روایات پہ ایمان سے آنا اشرف المخلوقات انسان کے لئے اس Image کو تباہ کرنا ہے ۔ جس کے باعث اس کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے ۔ تو آئیے حقائق کی روشنی میں اس بات کی تحقیق کریں کہ ہمارے

لئے کون سا دن ایسا ہے۔ جس میں ہمیں اپنی شکر گزاری کے نذرانے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے چاہیئے۔ اس میں پہلا موقع شکر گزاری کا وہ دن ہے۔ جس دن ہماری تخلیق معرضِ وجود میں آئی۔ بائبل کے مطابق وہ چھٹا دن تھا۔ اور چھٹا دن اسی عقیدے کے لحاظ سے "جمعہ" ہے۔ اس دن ہم معرضِ وجود میں آئے۔ اور اشرف المخلوقات کہلائے لہٰذا پہلی شکر گزاری کا دن یہ ٹھہرا۔ ہمیں جمعہ کے دن اکٹھے ہو کر اس بات کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں حیوانوں میں پیدا نہیں کر دیا۔

اب ذرا مسیحی عقیدے کی طرف آیئے۔ دنیا کے تمام مسیحی خواہ وہ کسی بھی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ اُن کے عقیدے کے مطابق ساری دنیا کے گناہوں کے لئے صلیب پر چڑھ گئے۔ اور کفارہ کے اس مشن کو جس دن انہوں نے پورا کیا۔ وہ "جمعہ" کا دن تھا۔ لہٰذا مسیحی حضرات کیلئے جمعہ کا دن اس حیثیت سے بھی قابلِ احترام ہے کہ ان کے عقیدے کے مطابق اس دن ان کے گناہوں کی مخلصی ہو گئی۔ اور انسان کیلئے زندگی میں وہی لمحات قابلِ قدر ہوتے ہیں جن میں وہ کسی بہت بڑے بوجھ یا غلامی سے آزاد ہو جائے۔ باقی رہا اتوار۔ کہ اس دن حضرت مسیحؑ زندہ ہوئے تھے۔ تو یہ ان کی عظمت اور خدا کی قدرت ہے۔ اس میں انسانی ذات کے کسی پہلو کو کوئی تقویت نہیں ملتی۔ سوائے اس کے کہ پیروکار ہونے کی حیثیت سے اپنے نبی کا ایک Image اُبھرتا ہے۔ یہ قابلِ فخر تو ہے۔ قابلِ عبادت و شکر گزاری نہیں

مجھے امید ہے کہ مسیحی دانشور اور مذہبی پیشوا روایات کی زنجیریں توڑ کر حقیقت سے چشم پوشی نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حکمت اور غور و فکر عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائلِ جمعۃ المبارک

مسلمانوں میں چونکہ تعلیم اسلام کو قائم رکھنے اور پھیلانے کے لئے جمعہ کے دن اجتماع نہایت لازمی اور لابدی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی سورۃ الجمعۃ میں نماز جمعہ کی اہمیت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم اور نظام کی ترویج کو زندۂ جاوید رکھا جائے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی آجاؤ۔ اور کاروبار کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو

اور جب تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔"

۱ ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ کہ ہم دنیا میں آخرت میں آنے والے ہیں ۔ اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں ۔ پھر اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ۔ اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے ۔ پھر یہ دن جمعہ کا دن وہ دن ہے ۔ جو ان پر یعنی اہل کتاب پر فرض کیا گیا تھا ۔ پس اُنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور ہم کو خدا تعالےٰ نے اس کی بابت ہدایت کی ۔ پس اب دوسرے لوگ یعنی دوسری قومیں جمعہ کے معاملہ میں ہماری تابع ہیں ۔ یہود نے اختیار کیا جمعہ کے بعد کا دن یعنی سنیچر کو اور انصاریٰ نے اختیار کیا سنیچر کے بعد کے دن یعنی اتوار کو ۔

۲ ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ کہ بہترین ان دنوں کا جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے ۔ جمعہ کا دن ہے ۔ اس روز آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا گیا ۔ اور اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا ۔ اور اسی روز جنت سے نکالے گئے ۔ اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی ۔

۳ ۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے ۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک ۔

۴ ۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے ۔ جمعہ ہی کے دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن اس کی روح قبض کی گئی ۔ اور جمعہ ہی کے دن صور پھونکا جائیگا ۔ اور جمعہ ہی کے دن نفخہ ہوگا ۔ یعنی تمام مخلوقات کی موت ۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو ۔ اس لئے کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جائیں گے ۔ صحابہ نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ صلعم ہمارے درود آپ کے حضور میں کیونکر پیش کئے جائیں گے ۔ حالانکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہوگئی ہونگی ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ خدا تعالےٰ نے

نے زمین پر انبیائے اجسام کو حرام کر دیا ہے یعنی زمین ان میں کوئی تصرف نہیں کر سکتی۔

۵ ۔ کہتے ہیں کہ نبی صلعم سے پوچھا گیا۔ کہ جمعہ کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اس دن میں تیرے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔ اور اس کا خمیر کیا گیا تھا۔ اور اسی روز نفخہ ہوگا یعنی صور پھونکا جائیگا۔ اس دن ساری دنیا کی مخلوق مرجائیگی۔ اور اسی روز ساری مخلوق کو زندہ کر کے اٹھایا جائیگا۔ اور اسی روز دارو گیر یعنی قیامت ہوگی۔ اور اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے۔ کہ اس میں جو دعا کی جائیگی قبول ہوگی۔

۶ ۔ ہم نے رسول اللہ صلعم کو اپنے لکڑی کے ممبر پر یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں۔ یعنی جمعہ کے دن نماز کو نہ چھوڑیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا۔ اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کی نماز ترک کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیگا۔

۷ ۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بلاوجہ نماز جمعہ کو ترک کیا وہ اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس کی تحریر نہ مٹائی جا سکتی ہے اور نہ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور بعض روایات میں یہ الفاظ تین مرتبہ درج ہیں۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز واجب ہے۔ مگر مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس سے مستثنےٰ ہیں۔ ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ پس جو شخص کہ نماز جمعہ سے بے پرواہی اختیار کرے یا لہو و لعب میں مشغول رہے یا تجارت میں محو رہے۔ اللہ اس سے بے پرواہ ہے۔ اور اللہ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے۔

۸ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کی نماز کو مسجد میں گیا خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے وہ گناہ

جو اس نے جمعہ سے جمعہ تک کئے ہیں۔ بخشے جاتے ہیں۔ بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ، اور جس نے خطبہ کے وقت یا نماز میں کنکریوں وغیرہ سے شغل کیا۔ اس نے بُرا کیا۔

۹۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھ والے سے یہ بھی کہا کہ خاموش رہ تو تُو نے بھی لغو کام کیا۔

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے۔ اور خوشبو اس کے پاس ہو۔ تو اس کو لگائے۔ پھر جمعہ کی نماز کو جائے۔ اور لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہُوا داخل نہ ہو۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس کے مقدر میں لکھی ہے۔ یعنی سنت وہ پڑھے۔ اور پھر جب امام خطبے کو کھڑا ہو تو خاموش بیٹھ جائے۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو۔ تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا جو اس نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کئے ہیں۔

۱۱۔ میں نے ابن عمرؓ کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کہ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ نافعؓ سے پوچھا گیا کیا یہ ممانعت جمعہ کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا جمعہ اور دوسرے تمام دنوں کے لئے۔

۱۲۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نماز کا لمبا پڑھنا اور خطبہ کا مختصر کرنا دانائی کی علامت ہے۔ پس تم نماز کو لمبا پڑھو اور خطبہ کو مختصر پڑھو

۱۳۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس نے امام کے ساتھ نماز ادا کی ایک رکعت بھی۔ اس نے پوری نماز پائی۔